# كتاب العتاق

محمد سلمان غفرله

# فہرست

## عتق کی تعریف ، حکم اور شرائط



## اِعتاق کے فضائل و اعمال



## غلاموں کی اقسام اور اُن کے احکام

## غلام سے متعلّق اختلافی مسائل

## غلاموں کے ساتھ حُسنِ سلوک

# عتق کی تعریف، حکم اور شرائط

## عتق کا لغوی معنی:

عِتق، عین کے کسرہ کے ساتھ "اِزالۃ المِلک" کے معنی میں آتا ہے۔ عَتَقَ الفَرَسُ اور عَتَقَ الفَرَخُ (گھوڑے کا بے لگام ہونا اور پرندے کا اُڑ جانا) سے مُشتق ہے کیونکہ غلام بھی آزاد ہونے کے بعد جہاں چاہے چلا جاتا ہے۔ (عون المعبود: 10/303)

## عتق کا اِصطلاحی معنی:

عِبَارَةٌ عَنْ إِسْقَاطِ الْمَوْلَى حَقَّهُ عَنْ مَمْلُوكِهِ بِوَجْهٍ يَصِيرُ بِهِ مِنْ الْأَحْرَارِ۔ عِتق نام ہے اِس بات کا کہ مولیٰ اپنے اُس حق کو جو اُسے غلام پر حاصل ہے، ساقط کر دے اِس طور پر کہ وہ آزاد لوگوں میں سے ہو جائے۔ (الجوھرۃ النیّرۃ: 2/95)

## اِعتاق کا حکم:

غلام آزاد کرنے کے حکم کی کئی صورتیں ہیں، جن کا حکم احوال کے مختلف ہونے سے مختلف ہوتا ہے:

1. **مستحب:** عمومی حالت میں غلام آزاد کرنا ایک امرِ مستحب کام ہے۔
2. **مکروہ:** جبکہ غلام کے بارے میں ضرر کا اندیشہ ہو، مثلاً وہ کمانہ سکے گا، پس اِس صورت میں آزاد ہو جانے سے وہ مالک کے نفقہ سے محروم ہو جائے گا، یا دار الحرب چلے جانے کا اندیشہ ہو یا اُس کے بارے میں یہ اندیشہ ہو کہ وہ آزاد ہو کر چوریاں کرتا پھرے گا یا اُس کے بارے میں زنا کے اندیشے ہوں۔

3. **حرام:** جبکہ غلام کے آزاد ہو کر حربیوں کے ساتھ مل جانے یا مرتد ہو جانے یا زنا اور چوری وغیرہ کے گناہ میں مبتلاء ہو جانے کا ظنِ غالب ہو۔ اِس صورتوں میں آزاد کرنا حرام ہے، اِس لئے کہ حرام تک پہنچانے والی چیز بھی حرام ہی ہوتی ہے۔(البنایۃ:6/4)
4. **واجب:** نذر اور کفّارات میں غلام آزاد کرنا، خواہ نذر معیّن ہو یا غیر معیّن۔(الموسوعۃ الفقہیۃ الکویتیۃ:29/266)

## اِعتاق کی شرائط:

1. آزاد ہونا: پس غلام کا اِعتاق مقبول نہ ہو گا۔
2. عاقل ہونا: پس مجنون کا اعتاق معتبر نہ ہو گا۔
3. بالغ ہونا: پس صبی نابالغ کا اعتاق معتبر نہ ہو گا۔
4. اپنی ملک میں ہونا: پس کسی اور کا غلام آزاد کرنے کا اعتبار نہ ہو گا۔(البنایۃ:6/ 5)
5. الفاظِ عتق کا پایا جانا: الفاظِ صریحہ میں بغیر نیت کے اور کنایہ میں نیت کے ساتھ اِعتاق معتبر ہوتا ہے، پس اگر الفاظِ صریحہ نہ ہوں یا کنایہ میں نیت نہ ہو تو اعتاق معتبر نہ ہو گا۔(الموسوعۃ الفقہیۃ الکویتیۃ:29/267)

# اِعتاق کے فضائل واعمال

## غلام آزاد کرنے کے فضائل:

1. عِتق گناہوں کا کفارہ ہے: حضرت واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک شخص کو لے کر حاضر ہوئے جس نے کسی کو قتل کر کے اپنے اوپر جہنم کو لازم کر دیا تھا۔(تاکہ اُس کے گناہوں کے کفارے کے بارے میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کریں) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: أَعْتِقُوا عَنْهُ يُعْتِقِ اللَّهُ بِكُلِّ عُضْوٍ مِنْهُ عُضْوًا مِنْهُ مِنَ النَّارِ۔ اِس کی جانب سے غلام آزاد کرو، اللہ تعالیٰ غلام کے ہر عُضو کے بدلے میں اِس کے ہر عضو کو جہنم سے آزاد کر دیں گے۔(ابوداؤد: 3964)
2. عِتق جہنم سے بچنے کے لئے بہترین ڈھال ہے: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ جس کسی مسلمان مرد نے مسلمان مرد کو یا مسلمان عورت نے مسلمان عورت کو آزاد کیا اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اُس آزاد کردہ غلام و باندی کے جسم کی ہر ہڈی کو آزاد کرنے والے مرد و عورت کے جسم کی ہر ہڈی کے بدلے میں جہنم سے وِقایہ یعنی ڈھال بنادیں گے۔ أَيُّمَا رَجُلٍ مُسْلِمٍ أَعْتَقَ رَجُلًا مُسْلِمًا فَإِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ جَاعِلٌ وِقَاءَ كُلِّ عَظْمٍ مِنْ عِظَامِهِ عَظْمًا مِنْ عِظَامِ مُحَرَّرِهِ مِنَ النَّارِ، وَأَيُّمَا امْرَأَةٍ أَعْتَقَتِ امْرَأَةً مُسْلِمَةً فَإِنَّ اللَّهَ جَاعِلٌ وِقَاءَ كُلِّ عَظْمٍ مِنْ عِظَامِهَا عَظْمًا مِنْ عِظَامِ مُحَرَّرِهَا مِنَ النَّارِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ۔(ابوداؤد: 3965)
3. عِتق انسان کے لئے جہنم کی آگ سے فِدیہ ہے: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے: جس نے کوئی مومن گردن (غلام) کو آزاد کیا تو وہ گردن اُس آزاد کرنے والے کے لئے جہنم کی آگ سے فِدیہ (جان کی خلاصی کا ذریعہ) بن جائے گی۔ مَنْ أَعْتَقَ رَقَبَةً مُؤْمِنَةً كَانَتْ فِدَاءَهُ مِنَ النَّارِ۔(ابوداؤد: 3966)

4. آزاد کردہ غلام کے ہر عُضو کے بدلے میں مُعتِق کا ہر عضو جہنم سے آزاد ہو جاتا ہے: نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے: جس نے غلام آزاد کیا اُس کے لئے آزاد کردہ غلام کے ہر عضو کے بدلے میں اپنے عضو کی جہنم سے آزادی مل جائے گی، یہاں تک کہ ہاتھ کو ہاتھ کے بدلے میں پاؤں کو پاؤں کے بدلے میں، منہ کو منہ کے بدلے میں اور شرمگاہ کو شرمگاہ کے بدلے میں جہنم سے آزاد کردیا جائے گا۔مَنْ أَعْتَقَ رَقَبَةً كَانَ لَهُ بِعِتْقِ كُلِّ عُضْوٍ مِنْهُ عِتْقُ عُضْوٍ مِنَ النَّارِ۔(مسند احمد: 9773)مَنْ أَعْتَقَ رَقَبَةً مُؤْمِنَةً فَهِيَ فِدَاؤُهُ مِنَ النَّارِ حَتَّى أَنَّهُ لَيُعْتَقُ الْيَدُ بِالْيَدِ، وَالرِّجْلُ بِالرِّجْلِ،وَالْفَمُ بِالْفَمِ، وَالْفَرْجُ بِالْفَرَجِ۔(شعب الایمان:4030)

5. آزاد کردہ غلام کے ہر عضو کے بدلے اجر کو خوب بڑھا چڑھا کر دیا جاتا ہے: اللہ تعالیٰ نے اپنے اوپر یہ لازم کرلیا ہے کہ جو مسلمان کسی چھوٹے یا بڑے غلام کو آزاد کرے گا اُسے غلام کے ہر عضو کے بدلے میں خوب بڑھا چڑھا کر اجر دیں گے۔ مَا مِن رَجُلٍ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ أَعْتَقَ صَغِيْراً أَوْ كَبِيْراً إِلَّا كَانَ حَقاً عَلَى اللهِ أَنْ يجْزِيَهُ بِكُلِّ عُضْوٍ مِّنْهُ أضْعَافاً مضاعفة۔(کنز العمال:10859)

## کِس طرح کا غلام آزاد کرنا افضل ہے:

1. **مسلمان ہونا:** متعدد احادیث میں غلام کے آزاد کرنے کی فضیلت میں مسلمان کی قید ذکر کی گئی ہے، مثلاً: أَيُّمَا رَجُلٍ مُسْلِمٍ أَعْتَقَ رَجُلًا مُسْلِمًا.......(ابوداؤد:3965)

2. **مرد ہونا:** اِس لئے کہ مرد کے اندر ایسی بہت سی چیزیں ہوتی ہیں جو عورت کے اندر نہیں پائی جاتیں کالقضاء والجہاد، نیز عورت کے آزاد کرنے میں اُس کے ضائع ہونے کا خوف بھی ہے، کیونکہ وہ عموماً کمانے میں دوسروں کے آسرے پر ہوتی ہے ۔(عون المعبود:10/364)

3. **کامل الخلقت ہونا:** مثلاً غلام خصی نہ ہو، لنگڑا، لولا، اندھا، بہرا اور پاپج نہ ہو، اِس لئے کہ غلام کے ہر عضو کے بدلے میں مالک کا ہر عضو جہنم سے آزاد ہو جاتا ہے، پس مناسب یہی ہے کہ وہ کامل الاعضاء اور سالم الاعضاء ہو تاکہ مالک کے بھی جہنم سے مکمل آزاد ہونے کا انتظام ہو جائے۔(بذل المجہود:16/300)

4. **مالک کے نزدیک سب سے عُمدہ ہونا**: یعنی وہ غلام جسے مالک سب سے زیادہ کار آمد اور عمدہ سمجھتا ہو، عموماً ایسے غلام سے محبت بھی ہوتی ہے اِس لئے اُس کے آزاد کرنے میں ثواب بھی زیادہ ہے۔عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ: قُلْتُ: يَا نَبِيَّ اللَّهِ، أَيُّ الْعَمَلِ أَفْضَلُ؟، قَالَ:الْإِيمَانُ بِاللَّهِ وَالْجِهَادُ فِي سَبِيلِهِ، قَالَ: قُلْتُ: أَيُّ الرِّقَابِ أَفْضَلُ يَا نَبِيَّ اللَّهِ؟، قَالَ:أَنْفَسُهَا عِنْدَ أَهْلِهَا وَأَكْثَرُهَا ثَمَنًا.(صحیح ابن حبان:4310)
5. **مہنگا ہونا**: غلام کا قیمت کے اعتبار سے زیادہ ہونا بھی اعتاق کی فضیلت کو بڑھا دیتا ہے۔(ایضاً)
6. **مالک کے ہم جنس ہونا**: مُعتِق اور مُعتَق کا مذکر اور مؤنث ہونے میں ہم جنس ہونا، یعنی مرد کا غلام اور عورت کا باندی آزاد کرنا۔اِس کی فضیلت کی وجہ یہ ہے کہ حدیث میں آتا ہے کہ غلام کے ہر عضو کے بدلے میں مالک کا ہر عضو آزاد کردیا جاتا ہے، پس اِسی لئے مرد کا مرد کو اور عورت کا عورت کو آزاد کرنا افضل ہے، ليتحقق مقابلة الأعضاء بالأعضاء۔(ہدایہ، کتاب العتاق) اگر مالک مرد ہو اور اُس کے پاس غلام نہ ہو یا ایک ہی ہو تو حدیث میں دو باندیاں آزاد کرنے کو بھی غلام آزاد کرنے کے مساوی قرار دیا ہے۔(شرح مشکل الآثار:2/199)

## وہ اعمال جو غلام آزاد کرنے کے برابر ہیں:

1. کسی مسلمان کو پانی پلانا اگرچہ ایسی جگہ پر ہو جہاں پانی وافر مقدار میں دستیاب ہو تب بھی غلام آزاد کرنے کے برابر ثواب ملتا ہے۔مَنْ سَقَى مُسْلِمًا شَرْبَةً مِنْ مَاءٍ حَيْثُ يُوجَدُ الْمَاءُ فَكَأَنَّمَا أَعْتَقَ رَقَبَةً، وَمَنْ سَقَى مُسْلِمًا شَرْبَةً مِنْ مَاءٍ حَيْثُ لَا يُوجَدُ الْمَاءُ فَكَأَنَّمَا أَحْيَاهُ۔(طبرانی اوسط: 6592)
2. اللہ کے راستے میں دشمن پر تیر (یا گولی اور میزائل وغیرہ) چلانا، خواہ دشمن کو لگے یا نہیں، بہر صورت ایسا غلام جو حضرت اسماعیل علیہ السلام کی اولاد میں سے ہو، اُس کے آزاد کرنے کا ثواب ملتا ہے۔مَنْ رَمَى بِسَهْمٍ فِي سَبِيلِ اللَّهِ كَانَ كَمَنْ أَعْتَقَ رَقَبَةً۔(مصنف ابن ابی شیبۃ:19386)مَنْ رَمَى بِسَهْمٍ فَبَلَغَ فَأَصَابَ أَوْ أَخْطَأَ، كَانَ كَمَنْ أَعْتَقَ رَقَبَةً مِنْ وَلَدِ إِسْمَاعِيلَ۔(مسند احمد: 17020)
3. چوتھا کلمہ سو مرتبہ پڑھنے والے کو دس غلام آزاد کرنے کا ثواب ملتا ہے۔مَنْ قَالَ: لاَ إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لاَ شَرِيكَ لَهُ، لَهُ المُلْكُ وَلَهُ الحَمْدُ، وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ. فِي يَوْمٍ مِائَةَ مَرَّةٍ، كَانَتْ لَهُ عَدْلَ عَشْرِ رِقَابٍ،

وَكُتِبَ لَهُ مِائَةُ حَسَنَةٍ، وَمُحِيَتْ عَنْهُ مِائَةُ سَيِّئَةٍ، وَكَانَتْ لَهُ حِرْزًا مِنَ الشَّيْطَانِ، يَوْمَهُ ذَلِكَ حَتَّى يُمْسِيَ، وَلَمْ يَأْتِ أَحَدٌ بِأَفْضَلَ مِمَّا جَاءَ إِلَّا رَجُلٌ عَمِلَ أَكْثَرَ مِنْهُ۔(بخاری:6403)

4. **فجر کے بعد طلوعِ آفتاب تک ذکر، تکبیر، تسبیح، تحمید اور تہلیل میں مشغول رہنا حضرت اسماعیل علیہ السلام کی اولاد میں سے دو یا اس سے بھی زیادہ غلاموں کے آزاد کرنے سے بھی بہتر ہے۔** لَأَنْ أَقْعُدَ أَذْكُرُ اللهَ وَأُكَبِّرُهُ وَأَحْمَدُهُ وَأُسَبِّحُهُ وَأُهَلِّلُهُ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أَعْتِقَ رَقَبَتَيْنِ، أَوْ أَكْثَرَ مِنْ وَلَدِ إِسْمَاعِيلَ، وَمِنْ بَعْدِ الْعَصْرِ حَتَّى تَغْرُبَ الشَّمْسُ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أَعْتِقَ أَرْبَعَ رِقَابٍ مِنْ وَلَدِ إِسْمَاعِيلَ۔(مسند احمد:22194)

5. **عصر کے بعد سے غروبِ شمس تک ذکر، تکبیر، تسبیح، تحمید اور تہلیل میں مشغول رہنا حضرت اسماعیل علیہ السلام کی اولاد میں سے چار غلام آزاد کرنے سے بھی بہتر ہے۔** لَأَنْ أَقْعُدَ أَذْكُرُ اللهَ وَأُكَبِّرُهُ وَأَحْمَدُهُ وَأُسَبِّحُهُ وَأُهَلِّلُهُ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أَعْتِقَ رَقَبَتَيْنِ، أَوْ أَكْثَرَ مِنْ وَلَدِ إِسْمَاعِيلَ، وَمِنْ بَعْدِ الْعَصْرِ حَتَّى تَغْرُبَ الشَّمْسُ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أَعْتِقَ أَرْبَعَ رِقَابٍ مِنْ وَلَدِ إِسْمَاعِيلَ۔(مسند احمد:22194)

6. **کسی کو دودھ حاصل کرنے کے لئے بکری فراہم کرنا یا دودھ پلانا یا قرض دینا یا (بھٹکے ہوئے کو) راستہ کی راہنمائی کر دینا غلام آزاد کرنے کے برابر ثواب رکھتا ہے۔** مَنْ مَنَحَ مَنِيحَةَ لَبَنٍ أَوْ وَرِقٍ أَوْ هَدَى زُقَاقًا كَانَ لَهُ مِثْلَ عِتْقِ رَقَبَةٍ ۔(ترمذی:1957)مَنْ مَنَحَ مَنِيحَةَ وَرِقٍ، أَوْ هَدَى زُقَاقًا، أَوْ سَقَى لَبَنًا،كَانَ لَهُ عَدْلُ رَقَبَةٍ أَوْ نَسَمَةٍ۔(مسند احمد: 18704)

7. **بیت اللہ شریف کے طواف میں سات چکر لگا کر دو رکعت نماز پڑھنے والے کو غلام آزاد کرنے کا ثواب ملتا ہے۔** مَن طَافَ بِهٰذَا الْبَيْتِ سَبْعاً وَصَلى رَكْعَتَيْن كَانَ كَمَنْ أعْتَقَ رَقَبَةً.(کنز العمال:12494)

8. **اپنے کسی بھائی کے ساتھ کسی وحشت ناک راستے میں (اُس کی وحشت دور کرنے کے لئے) نکلنا غلام آزاد کرنے کے برابر ثواب رکھتا ہے۔** مَن خَرَج مَعَ أخٍ لَهُ فِي طَرِيقٍ مُوحِشَةٍ فَكَأَنَّمَا أعْتَقَ رَقَبَةً.(کنز العمال:16435)(دیلمی:5491)

9. **اپنے کسی دینی بھائی پر مال خرچ کرنا غلام آزاد کرنے سے بھی بہتر ہے۔** عَنْ بُدَيْلٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَأَنْ أُطْعِمَ أَخًا فِي اللهِ لُقْمَةً أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أَتَصَدَّقَ بِدِرْهَمٍ، وَلَأَنْ أُعْطِيَ أَخًا فِي اللهِ

دِرْهَمًا أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أَتَصَدَّقَ بِعَشَرَةِ دَرَاهِمَ، وَلَأَنْ أُعْطِيَ أَخًا فِي اللّٰهِ عَشْرَةَ دَرَاهِمَ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أَعْتِقَ رَقَبَةً.(شعب الایمان:9181)

10. کسی اندھے شخص کو ہاتھ پکڑ کر چالیس پچاس گز بھی چلانا غلام آزاد کرنے کے برابر ہے۔مَنْ قَادَ أَعْمَى أَرْبَعِينَ أَوْ خَمْسِينَ ذِرَاعًا كَانَتْ لَهُ كَعِتْقِ رَقَبَةٍ.(شعب الایمان: 7223)

11. سات یا دس انسانوں کو سلام کرنا بھی غلام آزاد کرنے کے برابر ہے۔مَنْ سَلَّمَ عَلَى سَبْعَةٍ فَهُوَ كَعِتْقِ رَقَبَةٍ.(شعب الایمان:8417)مَنْ سَلَّمَ عَلَى عَشَرَةٍ مِنَ الْمُسْلِمِينَ فَكَأَنَّمَا أَعْتَقَ رَقَبَةً، فَإِنْ مَاتَ مِنْ يَوْمِهِ وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ.(الترغیب فی فضائل الاعمال:489)(کنز العمال:25286)(دیلمی:5635)

12. سو مرتبہ اللہ اکبر کہنا سو غلام آزاد کرنے کے برابر ہے۔مَنْ قَالَ: اللّٰهُ أَكْبَرُ مِائَةَ مَرَّةٍ، كَانَتْ لَهُ مِثْلَ عِتْقِ مِائَةِ رَقَبَةٍ.(شعب الایمان:4086)

13. والد کا اپنی (فرماں بردار) اولاد کی طرف دیکھ کر خوش ہوجانا اولاد کے لئے غلام آزاد کرنے کے برابر ہے۔عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ،قَالَ:قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم:إِذَا نَظَرَ الْوَالِدُ إِلَى وَلَدِهِ-يَعْنِي فَسُرَّ بِهِ-كَانَ لِلْوَلَدِ عِتْقُ نَسَمَةٍ، قَالَ:قِيلَ:يَا رَسُولَ اللّٰهِ،وَإِنْ نَظَرَ سِتِّينَ وَثَلثمِائَةِ نَظْرَةً؟ قَالَ:اللّٰهُ أَكْبَرُ مِنْ ذَلِكَ.(شعب الایمان:4086)

14. کسی مجاہد کا خط اُس کے گھر والوں تک یا اُس کے گھر والوں کا خط مجاہد تک پہنچانا،اِس میں خط کے ہر حرف کے بدلے ایک غلام آزاد کرنے کے برابر ثواب ملتا ہے۔مَنْ بَلَّغَ كِتَابَ الْغَازِي إِلَى أَهْلِهِ، أَوْ كِتَابَ أَهْلِهِ إِلَيْهِ، كَانَ لَهُ بِكُلِّ حَرْفٍ فِيهِ عَتَقُ رَقَبَةٍ، وَأَعْطَاهُ اللّٰهُ كِتَابَهُ بِيَمِينِهِ، وَكَتَبَ لَهُ بَرَاءَةً مِنَ النَّارِ.(شعب الایمان:3974)

# غلاموں کی اقسام اور اُن کے احکام

## غلاموں کی اقسام:

### مدبّر:

هُوَ الَّذِي عَلَّقَ سَيِّدُهُ عِتْقَهُ عَلَى مَوْتِهِ۔مُدبّر اُس غلام کو کہا جاتا ہے جس کی آزادی کو مالک نے اپنی موت سے معلّق کردیا ہو، مثلاً یوں کہا ہو کہ میرے مرنے کے بعد تم آزاد ہو۔(الجوھرۃ النیّرۃ:105/2)

مُدبّر کی دو قسمیں ہیں: (1)مُطلَق۔ (2)مقیّد۔

### مُدبّرِ مُطلَق:

فَالْمُطْلَقُ مَا عَلَّقَهُ بِمَوْتِهِ مِنْ غَيْرِ انْضِمَامِ شَيْءٍ إلَيْهِ مِثْلُ دَبَّرْتُكَ أَوْ أَنْتَ مُدَبَّرٌ أَوْ أَنْتَ حُرٌّ مِنْ دُبُرٍ مِنِّي۔وہ غلام جس کی آزادی کو مالک نے اپنی موت سے مطلَقاً معلّق کیا ہو اور اُس میں کوئی قید نہ لگائی ہو۔مثلاً: یوں کہا ہو کہ تم مُدبّر ہو، یا تم میرے مرنے کے بعد آزاد ہو۔(الجوھرۃ النیّرۃ:105/2)

### مُدبّرِ مقیّد:

وَالْمُقَيَّدُ أَنْ يُعَلِّقَ عِتْقَهُ بِصِفَةٍ عَلَى خطَرِ الْوُجُودِ مِثْلُ: إنْ مِتّ مِنْ مَرَضِي هَذَا أَوْ فِي سَفَرِي هَذَا۔وہ غلام جس کی آزادی کو مالک نے کسی ایسی صفت کے ساتھ معلّق کیا ہو جس کے پائے جانے اور نہ پائے جانے دونوں کا احتمال ہو۔مثلاً:

یوں کہا ہو کہ اگر میں اِس بیماری میں یا اِس سفر میں مر گیا تو تم آزاد ہو۔(الجوھرۃ النیّرۃ:2/105)

## مُدبَّر کے احکام:

مُدبَّر کے احکام یہ ہیں کہ مُدبَّر غلام کو فروخت کرنا، ھبہ کرنا جائز نہیں البتہ مالک اپنی زندگی میں اُس سے خدمت لے سکتا ہے، اجرت پر دے سکتا ہے، باندی ہو تو وطی کر سکتا ہے، اُس کا نکاح کرا سکتا ہے۔ اور جب مالک کا انتقال ہو جائے تو مُدبَّر آزاد ہو جاتا ہے، لیکن اُس کی آزادی ثُلثِ مال سے ہوتی ہے، پس اگر ثُلثِ مال سے آزادی ہو جائے تو ٹھیک ہے، ورنہ مُدبَّر غلام تہائی مال سے زیادہ کی قیمت کما کر ورثاء کو دینے کا پابند ہوتا ہے۔(قدوری، کتاب العتاق، باب التدبیر)

## مُکاتَب:

تَعْلِيقُ عِتْقٍ بِصِفَةٍ عَلَى مُعَاوَضَةٍ مَخْصُوصَةٍ۔ مُکاتَب اُس غلام کو کہا جاتا ہے جس کی آزادی کو معاوضہ مخصوصہ پر معلّق کر دیا جائے، مثلاً: مالک یوں کہے کہ تم مجھے اِتنے پیسے کما کر دے دو تو میری جانب سے تم آزاد ہو۔(فتح الباری:5/184)

## مُکاتَب کے احکام:

قبضہ کے اعتبار سے آزاد ہو جاتا ہے اور رقبہ کے اعتبار سے بدلِ کتابت کی ادائیگی تک مملوک رہتا ہے۔(الدر المختار:6/98)

چنانچہ مُکاتَب کے لئے بیع و شراء کرنا، سفر کرنا جائز ہوتا ہے اگرچہ مالک اِس سے منع بھی کرے۔(الدر المختار:6/103)

مالک کے لئے مکاتبہ باندی سے وطی جائز نہیں ہوتی۔ اِس لئے کہ وہ قبضہ کے اعتبار سے آزاد ہے۔۔(الدر المختار:6/100)

## اُمِّ ولَد:

كُلُّ مَمْلُوكَةٍ ثَبَتَ نَسَبُ وَلَدِهَا مِنْ مَالِكٍ لَهَا أَوْ لِبَعْضِهَا فَهِيَ أُمُّ وَلَدٍ لَهُ۔ ہر وہ باندی جس کے بچے کا نسب اُس کے مالک سے ثابت ہو وہ اُس مالک کی اُمِّ ولَد کہلاتی ہے۔ خواہ مالک اُس کا کلی طور پر مالک ہو یا جزئی طور پر۔

## اُمِّ ولَد کے احکام:

اُمِّ ولَد کا حکم مدبّرہ کی طرح ہے، یعنی فروخت کرنا، ھبہ کرنا جائز نہیں، زندگی میں اُس سے خدمت لی جاسکتی ہے، مالک کے لئے وطی کرنا جائز ہے۔ مالک کے مرنے کے بعد وہ مدبّرہ کی طرح آزاد ہوجائے گی، ورثاء میں تقسیم نہیں ہوگی۔ البتہ مدبّرہ اور مکاتبہ میں تیرہ فرق ہیں، جیسے: مدبَّرہ تہائی مال سے آزاد ہوتی ہے جبکہ مکاتبہ کُل مال سے آزاد ہوگی، نیز مدبّرہ کے برخلاف مالک کے مرنے کے بعد اِس پر عدّت بھی لازم ہوگی۔(الدر المختار مع الرد:3/692)

# غلام سے متعلّق اختلافی مسائل

## مُکاتَب غلام کب آزاد ہوتا ہے:

- حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما: صرف عقدِ کتابت سے ہی غلام آزاد ہوجاتا ہے۔
- حضرت علی رضی اللہ عنہ: جس قدر بدلِ کتابت اداء کیا اُسی قدر آزادی واقع ہوجاتی ہے۔
- حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ: اپنی قیمت کے بقدر بدلِ کتابت اداء کرکے آزاد ہوجاتا ہے۔
- حضرت عطاء بن ابی رباح رحمۃ اللہ علیہ: بدلِ کتابت کے تین چوتھائی اداء کرنے سے آزاد ہوجائے گا۔
- حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ اور ائمہ اربعہ: جب تک مکمل بدلِ کتابت اداء نہ کردے آزاد نہیں ہوتا۔

خلاصہ یہ ہے کہ مجموعی طور پر اِس کی تین صورتیں بنتی ہیں:

1. محض عقدِ کتابت سے آزاد ہونا: یہ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا قول ہے۔
2. بعض بدلِ کتابت سے آزاد ہونا: یہ حضرت علی، عبد اللہ بن مسعود، عطاء بن ابی رباح رضی اللہ عنہم کا قول ہے۔
3. کل بدلِ کتابت سے آزاد ہونا: یہ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ اور جمہور ائمہ اربعہ کا قول ہے۔

(البنایۃ:10/361،362،369)(عون المعبود:10/304)

## مالکہ کے لئے غلام سے پردہ ہے یا نہیں:

اِس پر سب کا اتفاق ہے کہ مالک کے لئے باندی سے کوئی پردہ نہیں، البتہ کیا مالکہ کے لئے اپنے غلام سے پردہ ہے یا نہیں، اِس میں اختلاف ہے:

- حضرات احناف رحمۃ اللہ علیہم: مالکہ کے لئے اپنے غلام سے پردہ لازم ہے۔
- حضرات شوافع اور حنابلہ رحمۃ اللہ علیہم: مالکہ کے لئے اپنے غلام سے پردہ لازم نہیں۔
- حضرات مالکیہ رحمۃ اللہ علیہم: اگر غلام چُغَد یعنی بیوقوف سا ہے تو پردہ نہیں اور اگر سمجھدار اور تیز ہے تو پردہ لازم ہے۔(الدر المنضود:127)

## ذو رحم مَحرم کا مالک ہونا :

ذو رحم محرم اُس رشتہ کو کہتے ہیں جو محرم بھی ہو، یعنی اُس سے ہمیشہ کے لئے نکاح حرام ہو۔ جیسے بہن، والدہ، خالہ وغیرہ۔ ایسا رشتہ دار اگر ملکیت میں آجائے تو وہ خود بخود آزاد ہو جاتا ہے۔ خواہ خرید ا جائے، یا کوئی ھبہ کردے، یا وراثت میں ملے، بہر صورت ملکیت میں آتے ہی آزاد ہو جاتا ہے۔(رد المحتار:3/649)

اِس بات پر سب کا اتفاق ہے کہ ذو رحم محرم ملکیت میں آتے ہی آزاد ہو جاتا ہے، البتہ اِس میں اختلاف ہے کہ ذو رحم میں کون کون سے رشتہ دار شامل ہیں:

- احناف وحنابلہ رحمۃ اللہ علیہم: ایسے تمام رشتہ دار جو محرم ہوں یعنی اُن سے تابیدی طور پر نکاح حرام ہو وہ سب اِس میں شامل ہیں۔ مثلاً: ماں باپ دونوں کی جانب سے اصول و فروع، بیٹا بیٹی دونوں جانب سے فروع، بہن بھائی اور اُن کے بچے، چچا پھوپھی ماموں خالہ، لیکن اس میں اُن کے بچے یعنی کزن شامل نہیں۔
- امام مالک رحمۃ اللہ علیہ: صرف اصول و فروع اور بہن بھائی مراد ہیں، چچا پھوپھی ماموں اور خالہ شامل نہیں۔
- امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ: صرف اصول و فروع مراد ہیں، جو انب یعنی بھائی بہن چچا پھوپھی ماموں اور خالہ شامل نہیں۔

**خلاصہ:** اصول و فروع کے آزاد ہونے میں اتفاق ہے، بہن بھائی اور چچا پھوپھی ماموں خالہ کے آزاد ہونے میں اختلاف ہے:

- احناف وحنابلہ رحمۃ اللہ علیہم: بہن بھائی اور چچا پھوپھی ماموں خالہ سب شامل ہیں۔
- مالکیہ رحمۃ اللہ علیہم: صرف بہن بھائی شامل ہیں، چچا پھوپھی ماموں خالہ شامل نہیں۔
- شوافع رحمۃ اللہ علیہم: اصول و فروع کے علاوہ کوئی شامل نہیں۔(الموسوعۃ الفقہیۃ الکویتیۃ:29/268)

## اُمِّ ولَد کی عدّت:

مالک کے مرجانے کی صورت میں اُمِّ ولَد پر عدّت لازم ہوتی ہے یا نہیں، اِس میں اختلاف ہے:

- احناف رحمۃ اللہ علیہم: صرف ایک حیض کے ذریعہ اِستبراء لازم ہوگا، عدّت لازم نہیں۔
- ائمہ ثلاثہ رحمۃ اللہ علیہم: عدّت لازم ہوگی۔(الموسوعۃ الفقہیۃ الکویتیۃ:4/167)

## مُدبَّر غلام کا فروخت کرنا:

اِس بات پر سب کا اتفاق ہے کہ مُدبَّر مقیّد کو فروخت کیا جاسکتا ہے، البتہ مُدبَّر مطلَق کے فروخت کرنے میں اختلاف ہے:

- شوافع اور حنابلہ رحمۃ اللہ علیہم: مُدبَّر غلام کو مطلقاً فروخت کر سکتے ہیں، خواہ وہ مطلَق ہو یا مقیّد۔
- احناف رحمۃ اللہ علیہم: مُدبَّر مُطلَق کو فروخت نہیں کیا جاسکتا۔
- مالکیہ رحمۃ اللہ علیہم: مالک اگر مدبَّر بنانے سے پہلے کا مدیون ہو تو مالک کی زندگی میں بھی اور وفات کے بعد بھی فروخت کیا جاسکتا ہے،۔(البنایۃ:6/87)(بذل المجهود:16/288)

**وجہِ اختلاف:** اختلاف کی وجہ دراصل یہ ہے کہ مدبَّر غلام کو کیا مالک کی زندگی میں کسی درجہ میں آزادی حاصل ہو جاتی ہے یا نہیں، بیع کے جواز کے قائلین کہتے ہیں کہ مالک کی زندگی میں آزادی بالکل حاصل نہیں ہوتی، پس اِسی لئے مالک اُسے فروخت بھی کر سکتا ہے۔ جبکہ بیع کے عدمِ جواز کے قائلین کے نزدیک مدبَّر غلام مالک کی زندگی میں ہی ایک گونہ آزاد ہو جاتا ہے، پس اُس کا فروخت کرنا ایسا ہے جیسا کہ کای آزاد کو فروخت کرنا۔(بدائع الصنائع:4/ 120)

## مدبّر غلام کو فروخت کرنے کی روایات کا جواب:

جن روایات سے مدبَّر غلام کو فروخت کرنے کا جواز معلوم ہوتا ہے اُن کا جواب یہ ہے:

1. مدبّر سے مدبَّرِ مقیّد مراد ہے، اور مدبّرِ مقیّد کی بیع ہمارے نزدیک بھی جائز ہے۔
2. بیع سے مدبّر کی خدمت اور منافع کو فروخت یعنی اجارہ پر دینا مراد ہے، ذات کو فروخت کرنا مراد نہیں، اور مدبّر غلام کو اجارہ پر دینا جائز ہے۔(بذل المجهود:16/289)

# مرض الوفات میں غلام آزاد کرنا:

ایک حدیث میں ذکر کیا گیا ہے کہ ایک شخص کا کُل مال صرف اُس کے چھ غلام تھے اور اُس نے مرض الوفات کی حالت میں سارے غلام آزاد کر دیے، حالآنکہ وہ صرف دو غلام آزاد کرنے کا اختیار رکھتا تھا، پس آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نے اُس پر سخت ناگواری کا اظہار فرمایا اور اُن میں سے قرعہ اندازی کے ذریعہ دو غلام آزاد قرار دیے (اِس لئے کہ مرض الوفات میں انسان کے لئے اپنے مال کے صرف تہائی حصہ میں تصرّف کرنا جائز ہوتا ہے) اور بقیہ چار غلاموں کو غلامی کی حالت میں واپس لوٹا دیا۔

اِس میں ائمہ اربعہ کا اختلاف ہے کہ یہ طریقہ منسوخ ہے، یا اب بھی ایسا ہی کیا جائے گا:

- احناف رحمۃ اللہ علیہم: قرعہ اندازی کا طریقہ منسوخ ہے، اب اگر کوئی ایسا کرے تو چھ غلاموں میں سے ہر غلام کا ایک ثلث آزاد ہو گا اور وہ اپنے بقیہ دو ثلث کی قیمت کما کر ورثاء کو دینے کا پابند ہو گا۔
- ائمہ ثلاثہ رحمۃ اللہ علیہم: قرعہ اندازی کے ذریعہ دو غلاموں کی تعیین کرنا منسوخ نہیں، پس قرعہ اندازی کے ذریعہ تہائی مال کے بقدر دو غلام آزاد ہوں گے اور بقیہ چار غلام ہی رہیں گے۔(بذل المجہود:16/293)

## آزاد کردہ غلام کا مال کِس کا ہے:

اگر کوئی مالک غلام آزاد کرے اور اُس کے پاس مال ہو تو اُس وہ مال مالک کا ہے یا غلام کا، اِس میں اختلاف ہے:

- امام مالک رحمۃ اللہ علیہ: وہ مال غلام کا ہے، ہاں اگر مالک نے آزاد کرتے ہوئے شرط لگائی ہو تو مالک کا ہو گا۔
- ائمہ ثلاثہ رحمۃ اللہ علیہم: ہر صورت میں وہ مال مالک کا ہی ہو گا، خواہ مالک شرط لگائے یا نہیں۔

امام مالک رحمۃ اللہ علیہ حدیث: مَنْ أَعْتَقَ عَبْدًا، وَلَهُ مَالٌ فَمَالُ الْعَبْدِ لَهُ، إِلَّا أَنْ يَشْتَرِطَهُ السَّيِّدُ۔(ابوداؤد:3962) سے استدلال کرتے ہیں۔ جمہور کے نزدیک اِس کا جواب یہ ہے:

1. یہ مالک کی جانب سے احسان اور مسامحت پر محمول ہے، یعنی عموماً چونکہ مالک غلام کو آزاد کرتے ہوئے مال بھی دیدیتے ہیں اِس لئے بطور استحباب کے مالکین سے کہا گیا ہے کہ وہ مال بھی دیدیں۔
2. "فَمَالُ الْعَبْدِ لَهُ" میں ضمیر کا مرجع غلام نہیں، بلکہ "مَنْ" ہے اور اُس سے مراد مالک ہے، پس گویا حدیث سے غلام کے لئے مال ثابت ہی نہیں ہو رہا۔(عون المعبود:10/358)

## " وَلَدُ الزِّنَا شَرُّ الثَّلَاثَةِ " کا مطلب:

بظاہر اِس حدیث سے معلوم ہوتا ہے ولَد الزّنازانی اور مَزنیہ سے بھی زیادہ بُرا ہے، حالآنکہ اُس کا تو اِس عمل میں کوئی قصور نہیں، پھر حدیث میں اِس کو تینوں میں سب سے بُرا کیوں کہا گیا ہے، اِس کی مختلف توجیہات کی گئیں ہیں:

1. ولَد الزنا باعتبار نسب کے سب سے زیادہ بُرا ہے، اِس لئے کہ زانی اور زانیہ کا نسب کسی سے تو ثابت ہے، جبکہ اِس کا نسب تو کسی سے بھی ثابت نہیں ہوتا۔(عون المعبود:10/359)
2. ولَد الزنا باعتبار اصلِ خلقت اور عنصرِ تخلیق کے سب سے زیادہ بُرا ہے، اِس لئے کہ یہ خبیث نطفہ سے پیدا ہوا ہے، جبکہ زانی اور زانیہ میں عنصر کی خباثت نہیں۔(بذل المجہود:16/296)
3. مستدرَک حاکم کی روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ کوئی مخصوص شخص تھا جو نبی کریم ﷺ کو ایذاء پہنچایا کرتا تھا اور ولَد الزنا بھی تھا، پس آپ کا یہ ارشاد اُس مخصوص شخص کے بارے میں ہے، عمومی نہیں۔(مستدرَک:2855)
4. اِس سے ولَد الزنا مراد نہیں، بلکہ وہ شخص مراد ہے جو بکثرت زنا کرتا ہو، گویا کہ کثرتِ زنا کی وجہ سے وہ زنا کا ہی بیٹا بن کر رہ گیا ہے، جیسا کہ مال کے حریص کو ابن المال کہہ دیا جاتا ہے۔(بذل المجہود:16/296)

## باندی کا آزاد کرنا افضل ہے یا غلام کا:

اِس میں دو قول ہیں:

**پہلا قول:** باندی کو آزاد کرنا افضل ہے، اِس لئے کہ باندی کو آزاد کیا جائے گا تو اُس کی اولاد یقینی طور پر آزاد ہی پیدا ہوگی، خواہ کسی غلام سے نکاح کرے یا آزاد سے۔ بخلاف غلام کے، کیونکہ آزاد ہونے کے بعد نکاح کرنے کی صورت میں اُس کی اولاد کا آزاد ہونا ضروری نہیں، بلکہ اُس کی اولاد صرف اُس صورت میں آزاد ہوتی ہے جبکہ وہ کسی آزاد عورت سے نکاح کرے۔

**دوسرا قول:** غلام کا آزاد کرنا افضل ہے اِس لئے کہ:

1. مرد کے اندر ایسی بہت سی چیزیں ہوتی ہیں جو عورت کے اندر نہیں پائی جاتیں کالقضاء والجہاد۔(عون المعبود:10/364)
2. عورت کے آزاد کرنے میں اُس کے ضائع ہو جانے کا خوف بھی ہے، کیونکہ وہ عموماً کمانے میں دوسروں کے آسرے پر ہوتی ہے، جبکہ غلام کے آزاد کرنے میں یہ اندیشہ نہیں۔(عون المعبود:10/364)
3. حدیث میں مرد کے لئے اعتاقِ اَمَتَین کو اِعتاقِ عبد کے قائم مقام ذکر کیا گیا ہے، یعنی اگر مرد کو آزاد کرنے کے لئے غلام نہ ملے تو وہ اگر دو باندی بھی آزاد کردے گا تو اعتاقِ عبد کے قائم مقام ہو جائے گا۔(ابوداؤد:3967)
4. نبی کریم ﷺ کے آزاد کردہ غلام اکثر مرد ہی تھے، پس بلاشک یہ بھی ایک وجہِ ترجیح ہے۔(عون المعبود:10/364)

## اعتاق البعض:

یعنی غلام کے کچھ حصہ کا آزاد کرنا۔ اِس کی ابتداءً دو صورتیں ہیں:

1. اپنے مکمل غلام کے بعض حصہ کو آزاد کیا جائے۔
2. عبدِ مشترک میں سے اپنے حصہ کو آزاد کیا جائے۔

اب دونوں صورتوں کی تفصیل ائمہ کرام کے اختلاف کے ساتھ ملاحظہ فرمائیں:

### اپنے غلام کے بعض حصہ کو آزاد کرنا:

- امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ: مُعتِق کو دو اختیار ملیں گے: (1) اِعتاق۔ (2) اِستسعاء۔ یعنی اگر چاہے تو بقیہ حصہ کو بھی آزاد کردے یا پھر غلام سے بقیہ حصہ کی قیمت کا سعایہ کرالے۔
- ائمہ ثلاثہ اور صاحبین رحمہم اللہ: کوئی اختیار نہیں، کیونکہ اِعتاق البعض ہی اعتاق الکُل ہے، پس گویا اُس نے خود ہی پورا غلام آزاد کردیا، لہٰذا اب نہ اِعتاق کی ضرورت ہے اور نہ سعایہ کراسکتا ہے۔

### عبدِ مشترک میں سے اپنے حصہ کو آزاد کرنا:

اِس میں مُعتِق کے اعتبار سے مسئلہ کی دو صورتیں ہیں: (1) معتِق موسر خوشحال ہوگا۔ (2) مُعتِق معسر ہوگا۔

دونوں صورتوں میں مسئلہ کی نوعیت میں چونکہ فرق ہے، اِس لئے دونوں کی الگ الگ تفصیل ملاحظہ فرمائیں:

## مُعتِق موسر ہو:

- امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ: شریکِ آخَر کو تین اختیار ملیں گے: (1) ضمان۔(2) اِعتاق۔(3) اِستِسعاء۔ یعنی شریکِ آخَر جن سے آزاد نہیں کیا وہ اگر چاہے تو مُعتِق سے ضمان لے لے کیونکہ اُس کو نقصان ہوا ہے، چاہے تو وہ اپنا حصہ بھی آزاد کر دے اور اگر چاہے تو مُعتِق کو ضامن بنانے کے بجائے خود اُس غلام سے بقیہ حصہ کی قیمت کا سعایہ کرالے۔
- ائمہ ثلاثہ اور صاحبین رحمۃ اللہ علیہم: شریکِ آخَر کو صرف ضمان کا اختیار ملے گا۔

## مُعتِق معسر ہو:

- امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ: شریکِ آخَر کو دو اختیار ملیں گے: (1) اِعتاق۔ (2) اِستِسعاء۔ یعنی شریکِ آخر چاہے تو وہ اپنا حصہ بھی آزاد کر دے اور اگر چاہے تو غلام سے بقیہ حصہ کی قیمت کا سعایہ کرالے۔اِس صورت میں مُعتِق کو معسر ہونے کی وجہ سے ضامن نہیں بنایا جاسکتا۔
- صاحبین رحمۃ اللہ علیہما: شریکِ آخَر کو صرف استِسعاء کا حق حاصل ہو گا۔
- ائمہ ثلاثہ رحمۃ اللہ علیہم: جتنا حصہ مُعتِق نے آزاد کیا ہے وہ آزاد ہو گا اور بقیہ غلام ہو گا۔

## مدارِ اختلاف:

ائمہ کرام کا مذکورہ بالا اختلاف دراصل ایک اور اختلاف پر مبنی ہے اور اُس کی تفصیل یہ ہے:

اِعتاق (آزاد کرنا) اور عِتق (آزاد ہونا) اِن دنوں کے بارے میں اختلاف ہے کہ یہ دونوں متجزّی ہیں، تقسیم کو قبول کرتے ہیں یا نہیں: اِعتاق کا متجزّی ہونا یہ ہے کہ آدھا غلام ایک شخص آزاد کرے اور بقیہ غلام دوسرا شخص۔ اور عِتق کا متجزّی ہونا یہ ہے کہ غلام آدھا آزاد ہو اور آدھا آزاد نہ ہو۔

- امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ: عِتق متجزّی نہیں، اِعتاق متجزّی ہے۔
- صاحبین رحمۃ اللہ علیہما: عِتق اور اِعتاق دونوں متجزّی نہیں۔
- ائمہ ثلاثہ رحمۃ اللہ علیہم: عِتق اور اِعتاق دونوں مالک کے معسر ہونے کی حالت میں متجزّی اور موسر ہونے کی صورت میں غیر متجزّی ہیں۔

(اِعتاق البعض میں ذکر کردہ تمام تفصیلات "الدر المنضود، ص:143، 144 " سے تسہیل کے ساتھ ماخوذ ہیں)

## اعتاقِ ممنوع سے ولاء ثابت ہوتی ہے یا نہیں:

اِعتاقِ ممنوع کا مطلب یہ ہے کہ اللہ کے لئے غلام آزاد کرنے ے بجائے شیطان کے نام پر آزاد کرنا، ظاہر ہے کہ یہ طریقہ غلط ہے، لیکن بالاتفاق غلام آزاد ہو جاتا ہے، البتہ اِس میں اختلاف ہے کہ مُعتِق کو ولاء حاصل ہو گی یا نہیں:

- احناف و شوافع رحمۃ اللہ علیہم: ولاء حاصل ہو گی، اِس لئے کہ حدیث میں ہے: اَلْوَلَاءُ لِمَنْ أَعْتَقَ۔ (مسلم: 1504)
- مالکیہ اور حنابلہ رحمۃ اللہ علیہم: وَلاء حاصل نہیں ہو گی، اِس لئے کہ وَلاء ایک نعمت ہے، جو آزاد کرنے والے کو حاصل ہوتی ہے، جبکہ یہ مالک اُس کا مستحق نہیں۔ (الموسوعۃ الفقہیۃ الکویتیۃ: 29/270)

# غلاموں کے ساتھ حُسنِ سلوک

## غلاموں کے ساتھ حُسنِ سلوک کرنا:

1. نبی کریم ﷺ کا آخری کلام جو دنیا سے جاتے ہوئے تھا وہ یہ تھا"الصَّلَاةَ الصَّلَاةَ، اتَّقُوا اللَّهَ فِيمَا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ " یعنی نماز کا خیال رکھو اور اپنے ماتحتوں کے بارے میں اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہو۔(ابوداوٗد: 5156)عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ فِي مَرَضِهِ الَّذِي تُوُفِّيَ فِيهِ: «الصَّلَاةَ، وَمَا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ» فَمَا زَالَ يَقُولُهَا، حَتَّى مَا يَفِيضُ بِهَا لِسَانُهُ.(ابن ماجہ:1625)
2. حضرت کعب بن مالک انصاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی کریم ﷺ کی وفات سے پانچ دن قبل یہ سنا، آپ ﷺ ارشاد فرمارہے تھے: اپنے ماتحتوں کے بارے میں اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہو، اُن کے پیٹ بھرا کرو، اُنہیں کپڑے پہنایا کرو اور اُن کے ساتھ نرمی سے گفتگو کیا کرو۔اللہَ اللہَ فِيمَا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ، أَشْبِعُوا بُطُونَهُمْ، وَأَلْبِسُوا ظُهُورَهُمْ، وَلَيِّنُوا الْقَوْلَ لَهُمْ.(طبرانی کبیر:19/41)
3. نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے کہ تین چیزیں جس کے اندر ہونگی اللہ تعالیٰ اُس پر اپنے کَنَف کو کھول دیں گے:(یعنی اُسے اپنی رحمت کا سایہ نصیب فرمائیں گے)ایک یہ کہ کمزوروں پر نرمی کا معاملہ کرنا، دوسرا والدین پر شفقت کرنا، اور تیسرا غلام کے ساتھ اچھا سلوک کرنا۔ثَلَاثٌ مَنْ كُنَّ فِيهِ نَشَرَ اللَّهُ عَلَيْهِ كَنَفَهُ وَأَدْخَلَهُ جَنَّتَهُ: رِفْقٌ بِالضَّعِيفِ، وَشَفَقَةٌ عَلَى الوَالِدَيْنِ، وَإِحْسَانٌ إِلَى المَمْلُوكِ.(ترمذی:2494)(تحفۃ الاحوذی:7/165)
4. بد اخلاقی، نحوست اور غلاموں کے ساتھ اچھا سلوک کرنا(یہ تینوں چیزیں)بڑھوتری اور برکت کا باعث ہے۔اور صدقہ بُری موت کو دور کردیتا ہے۔سُوءُ الْخُلُقِ شُؤْمٌ، وَحُسْنُ الْمَلَكَةِ نَمَاءٌ، وَالصَّدَقَةُ تَدْفَعُ مِيتَةَ السُّوءِ.(شعب الایمان:2014)حُسْنُ الْمَلَكَةِ يُمْنٌ، وَسُوءُ الْخُلُقِ شُؤْمٌ.(ابوداوٗد: 5162)

5. غلام کے لئے کھانا اور کپڑا ہونا چاہیئے اور اُسے اُتنے ہی اور اُسی کام کا مکلّف بنانا چاہیئے جس کی وہ طاقت رکھتا ہے۔ لِلْمَمْلُوكِ طَعَامُهُ وَكِسْوَتُهُ، وَلَا يُكَلَّفُ مِنَ الْعَمَلِ إِلَّا مَا يُطِيقُ.(مسلم: 1662)

6. جب تم میں سے کسی کا خادم اُس کے لئے گرمی اور دھواں برداشت کرکے کھانا بنائے تو مالک کو چاہیئے کہ اُس کا ہاتھ پکڑ کر اپنے ساتھ کھانے کے لئے بٹھائے اگر وہ انکار کرے تو ایک لقمہ ہی اُس کو کھلا دے۔إِذَا كَفَى أَحَدَكُمْ خَادِمُهُ طَعَامَهُ حَرَّهُ وَدُخَانَهُ فَلْيَأْخُذْ بِيَدِهِ فَلْيُقْعِدْهُ مَعَهُ، فَإِنْ أَبَى فَلْيَأْخُذْ لُقْمَةً فَلْيُطْعِمْهَا إِيَّاهُ.(ترمذی:1853)

7. نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ یہ غلام اور خدام تمہارے بھائی ہیں، اللہ تعالی نے انہیں تمہارا ماتحت بنایا ہے، پس جس کا بھائی اُس کے ماتحت (یعنی غلام یا خادم) ہو اُسے چاہیئے کہ اُسے وہی کھلائے جو خود کھاتا ہے اور وہی پہنائے جو خود پہنتا ہے اور اُس کو اُس کی طاقت سے زیادہ کا مکلف نہ بنائے، اگر بنا بھی دے تو خود اُس کی مدد کرے۔إِخْوَانُكُمْ جَعَلَهُمُ اللَّهُ فِتْيَةً تَحْتَ أَيْدِيكُمْ، فَمَنْ كَانَ أَخُوهُ تَحْتَ يَدِهِ فَلْيُطْعِمْهُ مِنْ طَعَامِهِ، وَلْيُلْبِسْهُ مِنْ لِبَاسِهِ، وَلَا يُكَلِّفْهُ مَا يَغْلِبُهُ، فَإِنْ كَلَّفَهُ مَا يَغْلِبُهُ فَلْيُعِنْهُ.(ترمذی: 1945)

8. مَعرور بن سُوید فرماتے ہیں کہ ہم ربذہ کے مقام پر حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ کے پاس سے گزرے تو ہم نے دیکھا کہ اُن کے اوپر ایک چادر تھی اور اُن کے غلام کے اوپر بھی اُسی کی طرح کی چادر تھی، ہم نے کہا کہ بہت اچھا ہوتا کہ دونوں چادروں کو آپ ہی ایک ساتھ پہن لیتے تو آپ کے لئے ایک "حلّہ" یعنی اوپر نیچے کا مکمل کپڑا ہو جاتا تو اُنہوں نے فرمایا کہ میں نے نبی کریم ﷺ سے سنا ہے "هُمْ إِخْوَانُكُمْ، جَعَلَهُمُ اللهُ تَحْتَ أَيْدِيكُمْ، فَأَطْعِمُوهُمْ مِمَّا تَأْكُلُونَ، وَأَلْبِسُوهُمْ مِمَّا تَلْبَسُونَ "یعنی وہ تمہارے بھائی ہیں اللہ تعالیٰ نے اُنہیں تمہارے ماتحت رکھا ہے، پس اُنہیں وہی کھلاؤ جو تم کھاتے ہو اور وہی پہناؤ جو تم خود پہنتے ہو۔ (مسلم:1661، مختصراً)

9. نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے کہ جنت میں وہ شخص داخل نہ ہوگا جو غلاموں کے ساتھ برا سلوک کرنے والا ہے، لوگوں کے کہا یا رسول اللہ! کیا آپ نے ہمیں یہ نہیں بتایا تھا کہ اِس اُمّت میں اکثر لوگ غلام اور یتیم ہونگے؟ آپ ﷺ نے فرمایا کہ جی ہاں! پس تم اُن کا اِسی طرح کا اِکرام کرو جیسے تم اپنی اولاد کا اِکرام کرتے ہو اور اُن کو وہی کھلاؤ جو تم خود کھاتے ہو۔لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ سَيِّئُ الْمَلَكَةِ.قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ، أَلَيْسَ أَخْبَرْتَنَا أَنَّ هَذِهِ الْأُمَّةَ أَكْثَرُ الْأُمَمِ مَمْلُوكِينَ وَيَتَامَى؟ قَالَ:نَعَمْ، فَأَكْرِمُوهُمْ كَكَرَامَةِ أَوْلَادِكُمْ، وَأَطْعِمُوهُمْ مِمَّا تَأْكُلُونَ.(ابن ماجہ: 3691)

10. نبی کریم ﷺ نے حجۃ الوداع کے خطبہ میں تین مرتبہ یہ بات ارشاد فرمائی کہ اپنے غلاموں کا خیال رکھو۔ اُس کے بعد ارشاد فرمایا کہ اگر وہ ایسا کوئی جرم کریں جو تم معاف نہیں کرنا چاہتے تو تم اللہ کے بندوں کو (یعنی اُنہیں) بیچ دو اور اُنہیں عذاب نہ دو۔عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ:أَرِقَّاءَكُمْ أَرِقَّاءَكُمْ أَرِقَّاءَكُمْ، أَطْعِمُوهُمْ مِمَّا تَأْكُلُونَ، وَاكْسُوهُمْ مِمَّا تَلْبَسُونَ، فَإِنْ جَاءُوا بِذَنْبٍ لَا تُرِيدُونَ أَنْ تَغْفِرُوهُ فَبِيعُوا عِبَادَ اللهِ وَلَا تُعَذِّبُوهُمْ.(مسند احمد:16409)

11. ارشادِ نبوی ہے: تم اپنے خادم سے اُس کے کام میں جو بھی تخفیف (ہلکا) کروگے تمہارے لئے یہ نامہ اعمال میں اجر کا باعث ہوگا۔مَا خَفَّفْتَ عَنْ خَادِمِكَ مِنْ عَمَلِهِ كَانَ لَكَ أَجْرًا فِي مَوَازِينِكَ.(صحیح ابن حبان:4314)

12. حضرت سالم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عبد اللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما کو کبھی کسی چیز پر لعنت کرتے نہیں سنا، اُنہوں نے کبھی کسی غلام پر لعنت نہیں کی، ایک دفعہ کسی غلام کو لعنت دے دی تھی تو اُس کو آزاد کردیا۔عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا يَنْبَغِي لِلْمُسْلِمِ أَنْ يَكُونَ لَعَّانًا. وَقَالَ سَالِمٌ: وَمَا سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ لَعَنَ شَيْئًا قَطُّ.(شعب الایمان:4791)عَنْ سَالِمٍ قَالَ: مَا لَعَنَ ابْنُ عُمَرَ خَادِمًا لَهُ قَطُّ، إِلَّا وَاحِدًا فَأَعْتَقَهُ.(شعب الایمان: 4794)

## غلاموں کو مارنے کی ممانعت:

1. نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے کہ: وہ غلام تمہارے بھائی ہیں، اللہ تعالیٰ نے تمہیں اُن پر فضیلت دی ہے، پس جو تمہارے لئے مناسب نہ ہو رہا ہو تو تم اُسے بیچ دو اور اللہ کی مخلوق کو عذاب مت دو۔إِنَّهُمْ إِخْوَانُكُمْ فَضَّلَكُمُ اللَّهُ عَلَيْهِمْ، فَمَنْ لَمْ يُلَائِمْكُمْ فَبِيعُوهُ وَلَا تُعَذِّبُوا خَلْقَ اللَّهِ.(ابوداؤد:5157)

2. نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے: اللہ کے بندوں (غلاموں) کو عذاب مت دو جو کہ تمہاری ہی طرح ایک مخلوق ہیں۔وَلَا تُعَذِّبُوا عِبَادَ اللَّهِ خَلْقًا أَمْثَالَكُمْ.(صحیح ابن حبان: 4313)

3. حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ایک شخص نے نبی کریم ﷺ سے دریافت کیا کہ میرے کئی غلام ہیں جو مجھے جُھٹلاتے ہیں، خیانت کرتے ہیں اور نافرمانی کرتے ہیں، میں اُنہیں گالی دیتا ہوں اور مارتا ہوں، تو آپ یہ بتائیے کہ میرا

اُن کے ساتھ سلوک کیسا ہے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: قیامت کے دن اُن کی زیادتی اور تمہاری سزا کا حساب کیا جائے گا، اگر تمہاری سزا اُن کی زیادتی کے بالکل برابر نکلی تو معاملہ بالکل برابر سرابر ہو جائے گا، نہ تمہارے لئے کوئی نفع ہو گا اور نہ کوئی نقصان۔ اور اگر تمہاری سزا اُن کی زیادتی کے مقابلے میں کم نکلی تو تمہارے لئے فضل یعنی اضافہ ثابت ہو گا۔ اور اگر تمہاری سزا اُن کی زیادتی سے زیادہ نکلی اُن کے لئے تم سے اضافہ کا قصاص لیا جائے گا۔ راوی کہتے ہیں کہ وہ شخص ایک کنارے میں ہو کر زار و قطار رونے لگا۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ کیا تم نے آیت " وَنَضَعُ المَوَازِينَ القِسْطَ لِيَوْمِ القِيَامَةِ فَلَا تُظْلَمُ نَفْسٌ شَيْئًا " نہیں پڑھی؟ اُس شخص نے کہا کہ یارسول اللہ! میں اپنے اور اُن کے لئے اِس سے زیادہ بہتر کوئی چیز نہیں سمجھتا کہ اُن کو جدا کر دوں، پس آپ گواہ رہیئے! میری جانب سے وہ سب آزاد ہیں۔ عَنْ عَائِشَةَ، أَنَّ رَجُلًا قَعَدَ بَيْنَ يَدَيِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنَّ لِي مَمْلُوكِينَ يُكَذِّبُونَنِي وَيَخُونُونَنِي وَيَعْصُونَنِي، وَأَشْتُمُهُمْ وَأَضْرِبُهُمْ فَكَيْفَ أَنَا مِنْهُمْ؟ قَالَ: «يُحْسَبُ مَا خَانُوكَ وَعَصَوْكَ وَكَذَّبُوكَ وَعِقَابُكَ إِيَّاهُمْ، فَإِنْ كَانَ عِقَابُكَ إِيَّاهُمْ بِقَدْرِ ذُنُوبِهِمْ كَانَ كَفَافًا، لَا لَكَ وَلَا عَلَيْكَ، وَإِنْ كَانَ عِقَابُكَ إِيَّاهُمْ دُونَ ذُنُوبِهِمْ كَانَ فَضْلًا لَكَ،وَإِنْ كَانَ عِقَابُكَ إِيَّاهُمْ فَوْقَ ذُنُوبِهِمْ اقْتُصَّ لَهُمْ مِنْكَ الفَضْلُ». قَالَ: فَتَنَحَّى الرَّجُلُ فَجَعَلَ يَبْكِي وَيَهْتِفُ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَمَا تَقْرَأُ كِتَابَ اللَّهِ{وَنَضَعُ المَوَازِينَ القِسْطَ لِيَوْمِ القِيَامَةِ فَلَا تُظْلَمُ نَفْسٌ شَيْئًا}الآيَةَ. فَقَالَ الرَّجُلُ: وَاللَّهِ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا أَجِدُ لِي وَلَهُمْ شَيْئًا خَيْرًا مِنْ مُفَارَقَتِهِمْ، أُشْهِدُكَ أَنَّهُمْ أَحْرَارٌ كُلُّهُمْ.(ترمذی: 3165)

4. حضرت ابو مسعود انصاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں اپنے ایک غلام کو کوڑے سے مار رہا تھا کہ میں نے اپنے پیچھے سے ایک آواز سنی کہ اے ابو مسعود! اچھی طرح سے جان لو۔ لیکن میں غصہ کی وجہ سے آواز کو سمجھ نہیں سکا، پس جب وہ آوز میرے قریب آئی تو میں نے پلٹ کر دیکھا تو وہ نبی کریم ﷺ تھے اور " اعْلَمْ، أَبَا مَسْعُودٍ " فرمارہے تھے۔ یہ دیکھ کر میرے ہاتھ سے کوڑا گر گیا، آپ ﷺ نے فرمایا: اے ابو مسعود! اچھی طرح سے جان لو کہ اللہ تعالیٰ تم پر اِس سے زیادہ قدرت رکھتے ہیں جو تم اِس غلام پر رکھتے ہو۔ حضرت ابو مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے کہا کہ اب میں کبھی کسی غلام کو نہیں مروں گا، اُس کے بعد پھر میں نے کبھی کسی غلام کو نہیں مارا، اور اُس غلام کو آزاد کر دیا۔

آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اگر تم ایسا نہ کرتے تو جہنم کی آگ تمہیں جلا ڈالتی۔قَالَ أَبُو مَسْعُودٍ الْبَدْرِيُّ: كُنْتُ أَضْرِبُ غُلَامًا لِي بِالسَّوْطِ، فَسَمِعْتُ صَوْتًا مِنْ خَلْفِي، اعْلَمْ، أَبَا مَسْعُودٍ، فَلَمْ أَفْهَمِ الصَّوْتَ مِنَ الْغَضَبِ، قَالَ: فَلَمَّا دَنَا مِنِّي إِذَا هُوَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَإِذَا هُوَ يَقُولُ: اعْلَمْ، أَبَا مَسْعُودٍ، اعْلَمْ، أَبَا مَسْعُودٍ، قَالَ: فَأَلْقَيْتُ السَّوْطَ مِنْ يَدِي، فَقَالَ: اعْلَمْ، أَبَا مَسْعُودٍ، أَنَّ اللهَ أَقْدَرُ عَلَيْكَ مِنْكَ عَلَى هَذَا الْغُلَامِ، قَالَ: فَقُلْتُ: لَا أَضْرِبُ مَمْلُوكًا بَعْدَهُ أَبَدًا.(مسلم:1659).(ترمذی:1948)

5. جس نے اپنے غلام کو کسی ایسی چیز کی سزا میں مارا جو اُس نے نہیں کیا تھا یا تھپڑ لگایا تو اُس کا کفارہ یہ ہے کہ اُس کو آزاد کردے۔ مَنْ ضَرَبَ غُلَامًا لَهُ حَدًّا لَمْ يَأْتِهِ، أَوْ لَطَمَهُ، فَإِنَّ كَفَّارَتَهُ أَنْ يُعْتِقَهُ.(مسلم:1657)

6. جس نے ایک کوڑا بھی ظلم اور زیادتی کے طور پر مارا اُس سے قیامت کے دن اُس کا قصاص یعنی بدلہ لیا جائے گا۔مَنْ ضَرَبَ سَوْطًا ظُلْمًا اقْتُصَّ مِنْهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ.(طبرانی اوسط: 1445)

7. جب تم میں سے کوئی اپنے خادم کو مارے اور وہ اللہ کا نام لے تو اپنے ہاتھوں کو روک لو۔إِذَا ضَرَبَ أَحَدُكُمْ خَادِمَهُ فَذَكَرَ اللَّهَ فَارْفَعُوا أَيْدِيَكُمْ.(ترمذی:1950)

8. آپ ﷺ کا ارشاد ہے کہ جس نے اپنے غلام پر زنا کی یا کوئی بھی تہمت لگائی اُس پر قیامت کے دن حد قائم کی جائے گی، اِلّا یہ کہ واقعی غلام نے وہ کام کیا ہو۔مَنْ قَذَفَ مَمْلُوكَهُ بِالزِّنَا، يُقَامُ عَلَيْهِ الْحَدُّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، إِلَّا أَنْ يَكُونَ كَمَا قَالَ.(مسلم:1660)مَنْ قَذَفَ مَمْلُوكَهُ وَهُوَ بَرِيءٌ مِمَّا قَالَ جُلِدَ لَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ حَدًّا.(ابوداؤد:5165)

9. آپ ﷺ کا ارشاد ہے کہ اگر وہ غلام ایسا کوئی جرم کریں جو تم معاف نہیں کرنا چاہتے تو تم اللہ کے بندوں کو (یعنی اُنہیں ) بیچ دو اور اُنہیں عذاب نہ دو۔فَإِنْ جَاءُوا بِذَنْبٍ لَا تُرِيدُونَ أَنْ تَغْفِرُوهُ فَبِيعُوا عِبَادَ اللهِ وَلَا تُعَذِّبُوهُمْ.(مسند احمد:16409)

10. ایک شخص نبی کریم ﷺ کے پاس آئے اور کہا کہ میرا خادم برے کام کرتا ہے اور ظلم کرتا ہے، کیا میں اُسے مار سکتا ہوں؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا تم روزانہ اُسے ستر مرتبہ معاف کیا کرو۔عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ، أَنَّ رَجُلًا أَتَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: إِنَّ خَادِمِي يُسِيءُ وَيَظْلِمُ أَفَأَضْرِبُهُ؟ قَالَ: تَعْفُو عَنْهُ كُلَّ يَوْمٍ سَبْعِينَ مَرَّةً.(مسند ابویعلیٰ موصلی:5760)

11. نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے کہ اللہ تعالیٰ اُن لوگوں کو عذاب دیں گے جو دنیا میں لوگوں کو عذاب دیا کرتے تھے۔عَنْ هِشَامِ بْنِ حَكِيمِ بْنِ حِزَامٍ، قَالَ: مَرَّ بِالشَّامِ عَلَى أُنَاسٍ، وَقَدْ أُقِيمُوا فِي الشَّمْسِ، وَصُبَّ عَلَى رُءُوسِهِمِ الزَّيْتُ، فَقَالَ: مَا هَذَا؟ قِيلَ: يُعَذَّبُونَ فِي الْخَرَاجِ، فَقَالَ: أَمَا إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ: إِنَّ اللهَ يُعَذِّبُ الَّذِينَ يُعَذِّبُونَ فِي الدُّنْيَا.(مسلم: 2613)

## غلاموں کو معاف کرنا:

1. ایک شخص نبی کریم ﷺ کی خدمت میں آئے اور سوال کیا کہ یارسول اللہ! میں غلام کو کتنی مرتبہ معاف کروں؟ آپ ﷺ خاموش رہے، اُس نے دوبارہ وہی سوال کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ہر دن ستر مرتبہ معاف کرو۔جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، كَمْ أَعْفُو عَنِ الْخَادِمِ؟ فَصَمَتَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، كَمْ أَعْفُو عَنِ الخَادِمِ؟ فَقَالَ: كُلَّ يَوْمٍ سَبْعِينَ مَرَّةً.(ترمذی:1949)
2. اگر وہ غلام اچھا کام کریں تو اُس کو قبول کرو اور اگر وہ کوئی برائی کریں تو اُنہیں معاف کردو، اور وہ تم پر غالب آنے لگیں تو اُنہیں بیچ دو۔عَن ابْنِ عُمَرَ قَالَ:قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فِي الْعَبِيْدِ:إِنْ أَحْسَنُوْا فَاقْبَلُوْا، وَإِنْ أَسَاؤُوْا فَاعْفُوا، وَإِنْ غَلَبُوْكُمْ فَبِيْعُوْا.(مسند البزار: 5404)
3. جو شخص غصہ کو نافذ کرنے پر قادر ہونے کے باوجود اپنے غصہ کو پی جائے اللہ تعالیٰ اُس کو قیامت کے دن برسرِعام تمام مخلوق کے سامنے اختیار دیں گے کہ وہ جس حور کو لینا چاہے لے لے۔مَنْ كَظَمَ غَيْظًا وَهُوَ يَقْدِرُ عَلَى أَنْ يُنَفِّذَهُ دَعَاهُ اللَّهُ عَلَى رُءُوسِ الخَلَائِقِ يَوْمَ القِيَامَةِ حَتَّى يُخَيِّرَهُ فِي أَيِّ الحُورِ شَاءَ.(ترمذی: 2493)